

# اقبال اور ابن عربی

از: مولانا عبد السلام خاں صاحب، رام پور

(۲)

## موت اور برزخی اور اخروی حیات

اقبال اور ابن عربی دونوں متفق ہیں کہ نہ انسان کی شخصی حیات فنا ہونے والی

شے ہے اور نہ موت زندگی کا اختتام ہے۔

ازل اس کے پیچھے ابد سامنے نہ حد اس کے پیچھے نہ حد سامنے

فرشتہ موت کا چھوٹا ہے گو بدن تیرا تیرے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے  
ابن عربی کہتے ہیں کہ موت کی حقیقت بس اتنی ہے کہ ایک زندہ چیز دوسری زندہ  
چیز کی تدبیر سے ہاتھ اٹھا لیتی ہے۔ چونکہ جسم روح سے علیحدہ بھی زندگی رکھتا  
ہے اور روح خود بھی ایک زندہ حقیقت ہے متعارف زندگی یہ ہے کہ یہ دونوں  
ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اس طرح کہ روح سے جسم کی تدبیر منقطع ہے اور روح کا  
جسم کی تدبیر سے وٹکنش ہو جانا موت ہے۔ اس سلسلے میں اقبال کا نظریہ وجود کی اساسی  
توجیہ پر مبنی ہے۔ اقبال کے خیالات کا حاصل یہ ہے کہ افراد اور اشخاص کو اس ماحول میں

طہ شروعات کیہ چیز سوم ص ۲۲۲ :

رہنے کی وجہ سے موجودہ ماحول سے انس اور دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور ان کی پوری زندگی اور تاثیریں اسی ماحول کے مطابق دھل جاتی ہیں۔ اور ہر شے کے متعلق شعور کا ایک خاص زاویہ نظر پیدا ہو جاتا ہے لیکن چونکہ کائنات کا یہ ماحول ان کی ترقی کے ان تمام امکانات کو جو ان میں مضمر ہیں بروئے کار لانے کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کی صلاحیتوں کے پھیلنے پھولنے کے لئے دوسرے میدان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس دوسرے میدان اور ماحول میں داخل ہونے کے لئے زندگی کے لئے اس میدان اور ماحول سے الگ ہو جانا گزیر ہے۔ چونکہ زندگی پوری طرح اس ماحول سے ماٹوس ہوتی ہے اور اس کی تمام خصلتیں اسی ماحول کے مطابق دھلی ہوئی ہوتی ہیں لہذا اس سے الگ ہونا سہل نہیں ہوتا بلکہ سخت قہم کی کش مکش اور تصادم سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور اس کش مکش اور مددے کا نام موت ہے۔

ہو اجب اتے سامنا موت کا کشن سقا بڑ استمانا موت کا  
ابن عربی نے اگرچہ اس کی مراحت نہیں کی ہے کہ روح اس خاکی جسم کی تدبیر سے کیوں دست بردار ہو جاتی ہے لیکن برزخی اور آخری حیات کے متعلق انہوں نے جو کچھ یہاں کہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم سے روح کے قطع تعلق کی وجہ ان کے نزدیک بھی یہی ہے کہ انسان کی برزخی ہوتی صلاحیتوں کو بروئے کار آنے کے لئے اس خاکی جسم کی صورت نہیں رہتی۔ یا یہ کہ اس کے ساتھ مزید وابستگی اس کی ترقی میں حارج ہونے لگتی ہے۔ لہذا اس جسم کو چھوڑنا پڑتا ہے۔

اقبال کہتے ہیں کہ موجودہ ماحول سے نکلنے کا صدمہ جو موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے  
اتنا غمید ہوتا ہے کہ اس کو تمام موجودات یکساں برداشت نہیں کر سکتے۔

چوں حیات عالم از زور خودی است پس بقدر استواری زندگی است  
کائنات کی دو شخصیتیں جن کی تالیف اور ترکیب محکم نہیں ہوتی اس صدمہ سے بالکل

منشرد اور متفرق ہو جاتی ہیں اور ان کی تائینی ہیت فنا ہو جاتی ہے۔ صرف مستحکم تائیف والی شخصیتیں اس کو جمیل جاتی ہیں۔

ہو اگر خود ننگہ خود گرو خود گیر غوی یہ سب ممکن ہے کہ تو موت سے گھام نہ سکے لیکن ضعف اور انحلال سے وہ بھی نہیں بچتیں۔ اقبال کے نزدیک یہ ضعف اور انحلال کا وقفہ ہی بزرگی حیات ہے۔ یہ وقفہ ایک حیثیت سے آئندہ مناظر اور آئندہ ماحول کے لئے تربیت کا وقفہ بھی ہے۔ زندگی کے اس درجے میں حقیقت کے نئے مناظر اور نئے رخ محسوس ہونے لگتے ہیں اور بدلے ہوئے ماحول کے ہلکے اثرات نمایاں ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ شخصیتیں اس درجہ حیات میں اپنے آپ کو نئے ماحول کے مطابق بنانے کی اور اپنے آپ میں نئے مناظر کو محسوس کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی جدوجہد شروع کر دیتے ہیں۔ ہر شخص پر زندگی کا یہ دور ختم ہو جاتا ہے اور آخری زندگی شروع ہو جاتی ہے۔

نظر اللہ پر رکھتا ہے مسلمان غیور موت کیا شے ہے فقط عالم معنی کا سفر منشرد اور فنا کرنے والی قوتوں کا مفتوح ہو جانا اور ان تمام موانع اور عوائق کا مغلوب ہو جانا جو زندگی کی فرید ترقی میں حائل ہیں۔ اور آزادی کے ساتھ انسان کی برہمتی ہوئی صلاحیتوں کا سہلنا سہولنا جنت ہے دنیاوی اعمال کی وجہ سے جو شخصیتیں جاہل اور بے حس ہو چکی ہیں اور اپنے آپ کو اس ماحول کے مطابق نہیں بنا سکی ہیں ان کا اپنے آپ کو حساس بنانے کی جدوجہد کرنا جہنم ہے۔

ابن عربی کے یہاں بزرگی اور آخری حیات کے متعلق اگرچہ اتنی دقیق تفصیل نہیں ہے لیکن ان کے خیالات کی رفتار بغینہ سہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عالم آخرت بالکل نئے یا ایک دوسرے سے علیحدہ عالم نہیں بلکہ اسی عالم کے مسلسل اور نہ ختم ہونے والے

تغیروں اور تبدیلیوں میں جسے خاص تغیرات اور تبدیلیاں ہیں۔ "انسانی تخم اسی دنیاوی عالم میں پڑتا ہے" اور وہ دنیاوی لطن میں نشوونما پاتا رہتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس عالم میں اس کا نشوونما اس حد تک ہو سکتا ہے جس حد تک دنیاوی لطن میں ممکن ہے۔ چنانچہ جس طرح انا کے بیٹ میں انسانی نشوونما کی تکمیل نہیں ہو سکتی اسی طرح دنیا کے پیٹ میں بدبو جی اس کے نشوونما میں نہیں ہو سکتی تکمیل کے لئے دوسرے عالم میں جانا پڑتا ہے۔ وہ اس لطن سے نکل کر عالم برزخ میں داخل ہوتا ہے۔ یہ عالم اس کا مولا ہے۔ وہاں اس کی روزِ حشر تک اسی طرح تربیت ہوتی ہے۔ جیسے بچے کی۔ "جب نشوونما کی تکمیل ہو چکتی ہے تو آخروی حیات کا درجہ آتا ہے۔ جس میں لوگ ایسی قوت اور طاقت حاصل کر لیتے ہیں جس کے بعد کسی ضعف اور امحلال کا خطرہ نہیں رہتا۔ اور وہ اس قدر تکمیل پا چکا ہوتا ہے کہ دنیا میں جو چیزیں محض معنوی اور تخیلی حیثیت رکھتی ہیں اس عالم میں وہ اس کے لئے محسوس حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔ گویا شیخ کے نزدیک عالم آخرت نئے مناظر اور نہماحول کھلتا ہے جس کو محسوس کرنے کے لئے خاص قسم کی تربیت اور خاص قسم کی نشوونما کی ضرورت ہے۔ اس مخصوص تربیت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان بالکل نئی قسم کی چیزوں کو محسوس کرنے لگتا ہے جن کو محسوس کرنے کی صلاحیت اس عالم میں پیدا نہیں ہوتی اور نہ یہ صلاحیت اس کے لیے اس عالم میں حاصل ہونا ممکن نہیں ہے۔ مزید برآں اس کی نشوونما اس قدر تکمیل پا چکی ہے کہ پھر انسانی زندگی کے لئے کسی قسم کے ضعف اور امحلال کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔

## تقدیر اور جبر و اختیار

اقبال اور ابن عربی دونوں کے نزدیک تقدیر کوئی ایسا خارجی نوشتہ نہیں ہے جو

چیزوں کو جبراً ان کی خواہشوں کے خلاف کسی خاص طرف پھیر دیتا ہے بلکہ حقیقتاً تقدیر کا مدار اشیاء کی اپنی ذاتی صلاحیتوں اور استعدادوں پر ہے۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ اشیاء کی علمی صورتیں موجود ہونے سے پہلے باری تعالیٰ کے علم میں ثابت ہیں۔ اشیاء اپنی ذات کے اعتبار سے مختلف استعدادوں کی حامل ہیں۔ بعض تغیر پذیر ہیں اور بعض ناقابل تغیر۔ پھر ان تغیر پذیر اشیاء میں بھی قسم قسم کے تغیروں اور تبدیلیوں کی صلاحیتیں ہیں۔ ان میں مختلف اعمال و افعال کے میلانات اور عواطف ہیں۔ مگر یہ سب ان کی ذاتی خصوصیتیں ہیں جن میں کسی بیرونی اور خارجی سبب اور علت کو دخل نہیں۔ باری تعالیٰ ان اشیاء کے ضمن میں ان کے ان واقعی حالات سے سمجھا دیتا ہے اس کلاشیہ کے متعلق یہی قبل لایا ایجاد علم اشیاء کی تقدیر ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اس علم کے مطابق اشیاء کو پیدا یا ناپا کر کرتا ہے۔ لہذا جہاں تک تقدیر یعنی ان کے قبل از خلق علم کا تعلق ہے اشیاء کو مجبور نہیں کہا جاسکتا۔

اقبال کا خیال ہے کہ تخلیقی حرکت یا ستر حقیقت جو وجود کی اساس ہے اپنی مجموعی حیثیت میں ایک بسیط وحدت ہے۔ یہ بسیط وحدت خارجی عالم میں مسلسل پھیلتی اور برہمتی چلی جاتی ہے اس کے آگے کو پھیلنے اور بڑھنے ہی سے افعال یا اشیاء صورت پذیر ہوتے ہیں۔ اس بسیط اور جواہر حقیقت کا لطف اپنے تمام افعال اور اشیاء کی ذاتی صلاحیتوں پر اور ان کے ارتقائی امکانات پر مشتمل ہے چنانچہ اس وحدت سے اس کے مسلسل سیلان اور روانی میں جو افعال یا اشیاء صورت پذیر ہوتی ہیں وہ ان استعدادوں اور قابلیتوں کے تحت ہی ہوتی ہیں جن پر وہ مشتمل ہیں۔ کیونکہ کوئی چیز اور کوئی فعل اپنی اس استعداد اور قابلیت سے آگے نہیں بڑھ سکتا جو اس کی ذاتی ہے۔ اقبال کے نزدیک اپنی مجموعی حیثیت میں بسیط وحدت جس میں اس کے افعال کی استعدادیں اور ارتقائی

امکانات مخفی ہیں تقدیر ہے۔ گویا تقدیر ایک شے کی ذاتی اہلیت اور اس کی رسائی کی وہ  
آخری اندرونی حد ہے جہاں تک وہ شے ترقی کر سکتی ہے۔

چرمی پرسوں پر گول است و چرگول نیست کہ تقدیر از سہاد او بروں نیست  
چرگویم از چرگول و بیگو نشس بروں مجبور و مختار اندرونش  
اقبال کے نزدیک اشیاء کے یہ ارتقائی امکانات غیر محدود ہیں اس لئے اشیاء  
اپنی حیثیت میں بالکل آزاد ہیں۔ جن کے بڑھنے کے لئے لامتناہی میدان موجود ہے۔

تو اگر تقدیر تو خواہی رواست زانکہ تقدیرات حق لا انتہاست  
ان کے لئے پہلے سے مقرر کیا ہوا کوئی منصوبہ نہیں ہے جس کے تحت ان کو بڑھنا ہے۔ نہ  
ایسا ہے کہ کوئی بیرونی طاقت انہیں کسی مقررہ سمت میں کھینچنے لگے جا رہی ہے۔ تخلیقی حرکت  
کامل طور پر آزاد ہے۔ اس سے ظاہر ہونے والے افعال خود اس کے اپنے افعال ہیں  
جن میں کسی دوسرے کی کوئی ذمہ داری شامل نہیں۔ ان کی جو کچھ ذمہ داری ہے وہ اس  
پر ہے۔

ابن عربی چونکہ ممکنات کے ذاتی وجود کو تسلیم نہیں کرتے ان کے نزدیک ممکنات کی  
ہستی باری تعالیٰ کی ہستی کا سایہ ہے۔ حقیقی ہستی صرف باری تعالیٰ کی ہے۔ بنا بریں ہر  
قسم کے افعال اور صفات خواہ ان میں ممکنات کا توسط ہو یا نہ ہو اپنا وجود نہیں رکھتے۔  
وہ بھی باری تعالیٰ کے افعال اور صفات کا پر تو ہیں۔ چنانچہ جہاں تک تقدیر کا تعلق ہے  
اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ خود ممکنات کی اپنی صلاحیتوں کے علم کا نام ہے لیکن جہاں تک  
خود ممکنات کے افعال کا تعلق ہے۔ ممکنات کو مختار نہیں کہا جاسکتا۔ جبر کے اگر یہ معنی ہیں  
کہ کسی چیز سے اس کے ارادے اور خواہش کے خلاف کوئی فعل سرزد کرانا تو اس  
معنی میں ممکنات میں سے کوئی ممکن مجبور نہیں۔ اس لئے کہ شیخ کے نزدیک ممکنات کا ارادہ

اور خواہش رکھنا بالکل بے معنی ہے۔ ارادہ اور خواہش صرف خالق ممکنات کے لئے سزاوار ہے کائنات میں صرف اسی کی مرضی اور ارادہ کام کر رہے ہیں۔ ہاں اگر جبر کے معنی فقط اتنے ہیں کہ کسی چیز سے بلا اس کے ارادے اور بغیر اس کی خواہش کے کسی فعل کا سرور کرنا تو اس معنی میں شیخ کہتے ہیں کہ تمام کائنات مجبور رہے یہ

### زمانہ

اقبال اور ابن عربی دونوں کے نزدیک زمانہ اپنے متعارف معنی کے اعتبار سے کوئی حقیقی ہستی نہیں رکھتا ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ متعارف زمانہ طبعی اجسام کے عوارض اور انتزاعات میں سے ایک عرض اور ایک انتزاع ہے۔ فلک الافلاک (فواں آسمان) یا دوسری وضع اور مقام رکھنے والی چیزوں کی حرکت سے اس کا استخراج اور استنباط ہوتا ہے۔ اقبال اس کو مکانی زماں کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک وضع اور مکان یا مقام رکھنے والی چیزوں کے بیہم مکانی تعاقب سے یعنی ان کے یکے بعد دیگرے مسلسل مقام بدلنے سے اس کا استنباط ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اقبال کے نزدیک بھی ہمارے متعارف زمانے کی بنیاد وضع اور مقام رکھنے والی چیزوں کی مکانی حرکت پر ہے، یہی وہ وقت ہے جو بہتے ہوئے دریا کی مانند چپ چاپ چلا جا رہا ہے اور جو گذر جاتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتا۔

وقت را مثل مکان گترده امتیاز دوش و فردا کردہ

قدم، حدیث، تقدم، تاخر اور معیت کی نسبتیں زمانے کے اس مفہوم سے متعین ہوتی ہیں، قدیم و محدث ما از شمار است شمار ما طلسم روزگار است

لہ فتوحات جز اول ص ۳۵ جز دوم ص ۳۵ چہارم ص ۲۱۵۔ ملہ فتوحات جز دوم ص ۳۵، ایضاً جز سوم ص ۵۳، جز اول ص ۳۲۵

دن رات، ہفتہ، اور ماہ و سال اسی زمانے کے اجزاء ہیں جن کا آفتاب کے طلوع و غروب اور اس کی حرکت سے اندازہ کیا جاتا ہے۔

دنگل خود تعظم ظلمت کاشتی      وقت را مثل خطے پنداشتی  
باز ہا پیمانہ میل و نہار      فکھ تو پیہود طولی روزگار

اس شمارف مفہوم کے علاوہ اقبالی اور ابن عربی دونوں کے نزدیک زمانے کا ایک مفہوم اور سہمی ہے۔ زمانہ اپنے اس مفہوم کے اغتہار سے محض تاثیر اور فعل ہے۔ اس کو اس کی باطنی اور اندرونی حیثیت میں "آن" "آب" یا "ب" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اس میں آن یا آب کی خارجی عالم میں شمسی دنوں کے پیمانے سے مقدار طویل سہمی ہو سکتی ہے۔ اقبالی اور ابن عربی ان نقطوں پر متحد ہونے کے باوجود زمانے کے اس مفہوم کی توجہ اور نفعیں ہیں مختلف ہیں۔

اقبال کہتے ہیں کہ ذات سے افعال یا اشیاء کا ظہور ان کی اپنی استعدادوں کے مطابق سلسلے یا یکے بعد دیگرے ہوتا ہے۔ یہ ظاہر ہونے والے افعال یا اشیاء بسیط صورت میں ذات میں محض ہیں۔ جنکا اپنی باطنی حیثیت میں امتیاز محض کہنی ہے افعال اور ان اشیاء کا ظہور چونکہ تدریجی اور یکے بعد دیگرے ہے لہذا ذات کے اندر ان کی یہ ظہوری ہمزنج سہمی یعنی حیثیت میں موجود ہے۔ گویا اشیاء کے ساتھ ساتھ پورا زمانہ سہمی بسیط وحدت کی صورت میں محض ہے۔ باطنی حیثیت میں اس کی تعبیر ایک آن یا آب سے ہی کی جاسکتی ہے۔ ذات کے پھیلنے یا ظاہر ہونے سے جس طرح اشیاء اور افعال پھیلنے اور ظاہر ہوتے جاتے ہیں بالکل اسی طرح یہ بسیط آن سہمی پھیلتی اور بڑھتی جاتی ہے اس طرح کہ ماضی سلسلے آگے بڑھتا جاتا ہے جس سے حال اور آگے ایک



کھلے ہوئے ارکان کی صورت میں استقبال ہوتا ہے۔ زمانہ اپنے تصور کے اعتبار سے بقاء محض اور استمرارِ خالص ہے۔ یہ زمانہ متعارف زمانے کا پابند نہیں۔ بلکہ اس کا خلاق ہے۔ اس میں ذات کے اعتبار سے نہ تعاقب ہے اور نہ تسلسل۔ اس کا ظہور گویا خود اشیاء کا اظہار ہے۔ اور ساتھ ساتھ متعارف زمانے کا بھی یہ محدود تاخیر تحقیق ہے۔ اصل وقت از گردش خورشید نیست وقت جاوید است و خود جاوید نیست

زندگی از دہر و دہر از زندگی است "لا تسوا اللہ ہر" فرمانِ نبی است  
ابن عربی کے نزدیک زمانے کی اس دوسری حیثیت کا مدار باری تعالیٰ کی شان پر ہے۔ باری تعالیٰ کی شون غیر محدود ہیں۔ جو مسلسل پھیلتی رہتی ہیں۔

اس آں اس کی لپک شان ہے اور دوسری آں میں دوسری شان۔ ایک شان ہے دوسری شان میں تبدیلی اتنی تیز ہوتی ہے کہ اس کی حقیقی تعبیر ممکن نہیں۔ ا فہام و تفہیم کی سہولت کے لئے اس کو لمح بھر (پلک کی جھپک) یا آن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ابن عربی قائل ہیں کہ باری تعالیٰ کی ہر شان فعل اور تاثیر ہے جس سے ممکنات کا اپنی استعدادوں کے مطابق ظہور ہوتا ہے۔ چونکہ ممکنات کی استعدادیں مختلف ہیں اس لئے خارجی عالم میں اس کی اس شان کن فیکون کا ظہور شمسی ایام کے پیمانے پر مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ کی یہ شان اور "کن" جو اپنی اندرونی حیثیت میں لمح بھر یا آن سے زائد نہیں خارجی عالم میں ہزاروں سال تک مستند ہو سکتی ہے۔ مگر اس کی یہ وسعت اور امتداد تاثیر اور تخلیق کے اعتبار سے نہیں ہے کیونکہ اس اعتبار سے تو وہ آئی ہے۔ بلکہ اس کی یہ وسعت اور امتداد و اثر مخلوق کے اعتبار سے ہے جس میں خود ممکن یا اثر کی استعداد کو دخل ہے۔

۱۔ مقدمہ ص ۲۳۳ ۲۔ خطبات ص ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹

## وحدت وجود

ابن عربی تو نہ صرف یہ کہ وحدت وجود کے سرگرم حامی ہیں بلکہ بعض علماء کا تو خیال ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس خیال کو پیش کیا اور کم از کم یہ تو ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انہوں نے مسلمانوں میں سب سے پہلے اس خیال کو پھیلا کر ایک نظام کی صورت میں مرتب کیا۔ اقبال کے اگر تمام مابعد الطبعیاتی خیالات پر ایک مجموعی نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ سبھی وجود کی وحدت کے قائل ہیں۔ لیکن تاہم وحدت وجود کے دونوں تصوروں میں کافی اختلاف ہے۔

اقبال کے نزدیک موجودات کی اصل ایک متعین اور بسیط وحدت ہے جو غیر محدود فعلی اور تخلیقی صلاحیتوں کی حامل ہے۔ یہ وحدت روحانی نوعیت کی لافانی حیات ہے۔ علم ارادہ اور مقصدیت اس میں باہم دیگر اس طرح پیوست ہیں کہ ایک کی حقیقت دوسرے کے بغیر ممکن نہیں۔ اظہار ذات اس وحدانی حقیقت کا ذاتی تقاضا ہے۔ یہ تقاضا علم ارادہ کے تحت ہے۔ اظہار ذات کے معنی یہ ہیں کہ اس کی فعلی اور تخلیقی صلاحیتیں بروئے کار آجائیں چنانچہ ہمیشہ سے ذات اپنی ذات کے اس تقاضے کو پورا کر رہی ہے۔ اس کے ظاہر ہونے کے معنی ہیں۔ ان اشیاء یا افعال کا سلسلہ تدریجی ظہور جو بسیط کیفیتوں کی صورت میں ذات کے لطن میں پوشیدہ ہیں۔ ان افعال اور اشیاء کے بقدر استعداد یکے بعد دیگرے ظہور سے مکانی اور زمانی نسبتیں متعین ہوتی ہیں۔ چونکہ اقبال کے نزدیک وجود کی اصل اور اس کا جوہر حرکت ہے لہذا یہ اشیاء اور افعال سبھی حرکتیں ہیں۔ گویا ہستی حرکت کا ٹھکانہ ہے مارتا ایک بے پایاں سمندر ہے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک کھلنے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس سے اس میں اور چیزیں صورت پذیر ہو رہی ہیں۔

چومونج از بحر خود بالیدہ ام من      بخود مثل گہر جمیدہ ام من

یہ مسلسل اور مستمر وجودی حرکت اپنے باطن اور اندرون کے اعتبار سے واحد ہے مگر ظاہری اور بیرونی مریخ کے اعتبار سے ساکن اور جامد شخصیتوں کے مجموعے ہیں۔ خود شکن گردید و اجزاء آفرید اند کے آشفت و صحرا آفرید گویا شخصیتیں اس ذات واحد کے خاص خاص افعال یا خاص خاص صورتیں ہیں۔ مرکز حرکت اور منبع حیات سے جو ایک تکاشفی نقطہ ہے گونا گوں حرکتیں آگے بڑھتی ہیں اور پھلتی جاتی ہیں باہم گرد و تالیف اور ترکیب سے اشیا ظاہر ہوتی ہیں اور یہی اس ذات واحد کا ظہور ہے۔

باشش تا عریاں شود ایں کائنات شوید از دامان خود گرد جہات  
 در وجود او نہ کم بین و نہ بیش خویش را بینی از وادراز خویش  
 ابن عربی اس ذات واحدہ کو جو ان کے نزدیک کل موجودات کی اصل ہے بہم  
 عام اور بے تعین تسلیم کرتے ہیں۔ ذات کے ظہور کے لئے اس کا متعین ہونا ضروری ہے۔  
 تعینات اور تشخصات کا اعتبار کئے بغیر کسی مطلق اور عام ذات کا ظہور ممکن نہیں۔ کائنات  
 اس ذات کے تعینات کا نام ہے ان تعینات کی اپنی کوئی مستقل ہستی نہیں۔ ان کی  
 ہستی کے معنی بس یہ ہیں کہ ذات ایک خاص نوعیت کی ہستی رکھتی ہے یعنی اس کا وجود ایسی  
 نوعیت کا ہے کہ اس سے ان تعینات اور خصوصیات کا استخراج اور استنباط کیا جاسکتا ہے۔  
 اگر ذات سے قطع نظر کر لی جائے تو جہاں تک ان تعینات اور تشخصات کا تعلق ہے وہ کوئی  
 ہستی نہیں رکھتے وہ فقط ذات کی ہستی کا پُر تو ہیں۔

۱۔ مقدمہ ص ۱، خطبات ص ۵۲، ۵۱، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹،

اقبال اور ابن عربی کے مذکورہ صدر خیالات پر اگر گہری نظر ڈالی جائے اور ان کے مشترک اور ممتاز نقطوں کا تجزیہ و تحلیل کی جائے تو واضح ہو جائے گا کہ بعض نظریہ مثلاً کائنات کی تبدیلیوں کا ارتقائی ہونا یا دنیوی برزخی اور اخروی حیات کی توجہیں یہاں میں محض اجمال اور تفصیل کا فرق ہے۔ ابن عربی کے یہاں جو خیالِ عمل اور غیر مشرح ہے اقبال کے یہاں اس کی توضیح اور تشریح ہے۔ لیکن جہاں دونوں کے افکار میں حقیقی فرق ہے تو اس کا تعلق حقیقتاً زیر نظر تصورات کے بجائے دونوں نظاموں کی اصولی اور اساسی خصوصیتوں سے ہے۔ بلکہ دونوں کے افکار کے بنیادی اختلاف کا ہی نتیجہ ہے مثلاً کائنات کے تغیر و تبدل کی نوعیت دونوں کے یہاں الگ الگ ہے۔ اقبال کائنات میں تکرار اور اعادے کو ممکن نہیں جانتے۔ مگر ابن عربی کے نزدیک زیادہ سے زیادہ تکرار اور اعادے کا وقوع نہیں۔ ابن عربی کے نزدیک ہر شے جہاں تک اس کی ذات اور حقیقت کا تعلق ہے قیوم ہے۔ کیونکہ ممکنات کی حقیقت اہل ذات خود باری تعالیٰ کی ذات ہے۔ محض اس کی شخصیت اور تعین ہی حیثیت یا صورتِ حادث ہے۔ اقبال کے نزدیک اشیاء اپنے ستم سلسلے اور دائمی روانی سے الگ ہو کر اپنی منفصل حیثیت میں کامل طور پر حادث ہیں۔ اقبال کے نزدیک کائنات آزاد ہے اور ابن عربی کے نزدیک مجبور۔ حقیقی زمانے کے دونوں تصور جدا جدا ہیں۔ وحدت وجود کے دونوں قائل ہیں مگر دونوں میں کافی فرق ہے۔

حرکت کو کائنات کی اصل مان کر جیسا کہ اقبال کا خیال ہے نہ تو اعادہ اور تکرار کو ممکن کہنا صحیح ہے اور نہ تغیر و تبدل کو محض صورتوں تک محدود کرنا۔ اسی طرح کائنات کو ایک متعین اور ستم و حدانی حقیقت تسلیم کر لینے کے بعد ومدانی سلسلے کے بجائے الگ الگ شخصیتوں کے محسوس ہونے کی توجیہ یہ فرض کے بغیر ممکن نہیں کہ انسانی عقل و فکر کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ستم حرکت و سیلان کو پارہ پارہ کر کے اور پھر ان کو جامد اور قائم بنا کر ہی گرفت کر سکتی ہے اور اس توجیہ کے تحت اشیاء کے حدوث کی تشریح ہو سکتی ہے۔

جو اقبال نے کی۔ چونکہ اقبال اس معترضہ تخلیقی حرکت کو آزاد تسلیم کرتے ہیں اس لیے شخصیت یا خودی کو بھی آزاد اور مختار کہنا پڑتا ہے لیکن ابن عربی کی تشریح وجود کی بناء پر کسی چیز کا بھی آزاد اور مختار ہونا ناممکن نہیں۔

زمانے کے حقیقی مفہوم کے تعین میں جو فرق ہے اس کو اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ بھی ذات اور اس کے افعال کی نوعیت میں اختلاف کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ ابن عربی اور اقبال دونوں نے حقیقی زمانے کا معیار باری تعالیٰ کے فعل اور اس کی شان کو ہی قرار دیا ہے۔ لیکن ابن عربی کی تشریح کے اعتبار سے اس کا معنی یا اس کی شان ایک آئی حقیقت ہے لیکن اقبال کی تشریح کو دیکھتے ہوئے باری تعالیٰ کا فعل ایک نہ قطع ہونے والی تخلیقی حرکت ہے۔ یہی فعل اقبال کے نزدیک حقیقی زمانے کا معیار ہے۔ لہذا جس طرح فعل ایک ستر اور آگے کو بڑھتی ہوئی حرکت ہے اسی طرح زمانہ بھی ایک ستر اور آگے کو بڑھتی ہوئی شے ہے۔ ذات اندرونی حیثیت میں ایک بسیط عضوی وحدت ہے جس میں اس کے تمام افعال مجزا موجود ہیں۔ لہذا ان افعال کے مطابق ہی ذات کا اندرونی زمانہ ہے جو ذات میں ایک بسیط یا آئی حیثیت میں موجود ہے۔ اقبال اور ابن عربی دونوں وجود اور ہستی کو وحدانی حقیقت تسلیم کرتے ہیں لیکن اس وحدانی حقیقت کی تشریحیں اور ان کی خصوصیات دونوں کے نزدیک اصولی طور پر ایک دوسرے سے ممتاز ہیں لہذا اقبال کی وحدت وجود کی تشریح کا ابن عربی کی تشریح مختلف ہونا بھی ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ ابن عربی اور اقبال کے خیالات میں جو حقیقی فرق ہے وہ ان کے اصولی اختلاف کا ضروری نتیجہ ہے۔ جہاں تک دونوں کی توجیہوں اور تشریحوں کے مآخذ کا تعلق ہے دونوں عقل و وجدان کی نہایت نازک اور دقیق تحلیلوں پر مبنی ہے پر نظام اپنے عہد کے تصورات اور خیالات کا عکس ہے۔ اقبال کے افکار موجودہ عہد کی

حقیقت کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ابن عربی کے تصورات ان کے عہد کی عقلیت کی اصل حقیقت کیا ہے غالباً ہر عقلی مویشگافی سے بڑتر اور ہر منطقی نظم و استدلال سے بلند

نے عقل بغایت جلال تو رسد      نے فکر بکنہ لایزال تو رسد  
درگنہ کالت نرسد بیچ کسے      کیو غیر تو، تاکنہ کمال تو رسد

## عرضداشت

خریدار اد مبران حضرات کو یہ معتبر اطلاع دی جا رہی ہے کہ ماہ جنوری ۱۹۶۵ء سے حلقہ معاوینین علم کا شعبہ ختم کر دیا گیا تھا۔ کچھ پرانے ممبران خصوصی تعلقات ہونے کی بنا پر اب تک یہ سلسلہ تھوڑے اٹانے کے ساتھ چلتا رہا۔

پہلے اس قدر وقتیں اور شکلات نہیں تھیں حالات کی چھید گیاں اور کاغذ کی بے پناہ مہنگائی یعنی اقتصادی و سہرائی کیفیت کے پیش نظر مراعات کا یہ سلسلہ بالکل ختم کر دیا گیا ہے اس لیے کارکنان ادارہ معذرت پیش کرتے ہیں، کم سے کم پچاس روپے کا حلقہ رکھا ہے اس سلسلہ میں استدعا ہے کہ آپ معاوینین عام والے حضرات پچاس روپے والے شعبہ معاوینین کے ممبر بن جائیں اور فریڈ اپنے حلقہ احباب میں سعی فرمائیں۔

عمید الرحمن عثمانی

جنرل نیجند وۃ المصنفین و رسالہ بزبانِ دہلی، اردو بازار جات مسجد دہلی ۶

## فکرِ اقبال کے چند پہلو

جناب وقار احمد صاحب رضوی

اقبال نے جبرئیل کے مشہور شاعر گوئٹے سے اپنا موازنہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

اوچن نادے، چمن پروردہ من دمیدم از زمین مردہ

مگر عجیب بات ہے کہ اسی زمین مردہ سے تین گلاب تے سرسبد پیدا ہوئے جنہوں

نے اپنی نوابتے گرم سے اپنے عہد کے شہید و ستم اور تعلیم و تربیت کو متاثر کیا۔ میری

مراہے بیدل، غالب اور اقبال سے یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ غالب کی طرح اقبال بھی

بیدل سے متاثر ہوئے۔ اس لحاظ سے غالب اور اقبال، بیدل کی فکر کے پروردہ ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بیدل کا! نفس و آفاق کا شاہدہ گہرا ہے۔ اور ان کی شاعری حکیمانہ

تفکر کی حامل ہے۔ اسی لئے غالب نے بیدل کو "بھریکراں اور محیط بے ساحل" کہا ہے۔

گوئٹے کے انکار پر حافظ، سعدی، فردوسی اور عطار کے تجلیات کا اثر ہے۔ اس کا اشارہ

اقبال کے اس شعر میں ملتا ہے۔

پر مغرب شاعر الما نومی آن قنیل شیوہ ہائے پہلوی

غالب اپنے آپ کو ایران کے شعراء — عوفی، نظیری، طہوری، صائب، طالب

اور کلیم کے زمرے میں شامل کرتے تھے۔ مگر دانائے خمیر کائنات۔ علامہ اقبال نے کبھی تعلق

سے کام نہیں لیا۔ ان کو اپنے کلام پر زعم نہیں تھا۔ وہ شراب علم کے متوالے تھے۔ اور

غلط فکر کے آئینہ دار۔ یہی سبب ہے کہ غالب کے مقابلہ میں ان کی فکر بلند سے بلند تر

پر واز کر سکی۔ وہ احترام انسانیت کے شاعر تھے اور غلط آدم کے نقیب۔ اقبال نے